باب 2 افراد کے روابط
(INDIVIDUALS IN INTERACTION)

فرد (Individual)

ریاست میں رہنے والے کو فرد کہا جاتا ہے۔ فرد معاشرتی گروہ کی اکائی ہے۔ بہت سارے افراد کا مجموعہ خاندان، برادری، معاشرہ، قوم اور ملت کی شکل اختیار کرتا ہے۔ قدیم یونانی ریاستوں میں فرد کو شہری کے معنوں میں استعمال کیا جاتا تھا جس پر سیاسی ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں اور وہ حکومت کے کاروبار میں براہِ راست شریک ہوتا تھا۔ آج کل کی ریاست میں رہنے والے تمام افراد جنھیں سیاسی، معاشرتی اور معاشی حقوق حاصل ہوں اور وہ فرائض بھی سرانجام دے رہے ہوں، انھیں ریاست کے شہری کہا جاتا ہے۔

افراد چھوٹے بڑے گروہوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی گروہ چند افراد پر مشتمل ہو تو خاندان، برادری یا طبقہ کہلاتا ہے اور اگر کوئی گروہ بے شمار افراد پر مشتمل ہو تو معاشرہ، قوم یا ملت کہلاتا ہے۔ فرد کی فطرت میں ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔ ارسطو کے مطابق: ''انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔'' فرد اکیلا نہیں رہ سکتا، وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر خوش رہنا پسند کرتا ہے۔

خاندان (Family)

خاندان سب سے پہلا اور بنیادی انسانی ادارہ ہے۔ یہ انسان کی اجتماعی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ خاندان افراد کے باہمی تعلق کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے۔ جب دو مختلف جنسوں کے افراد اپنی باہمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے ہیں تو خاندان کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اسلامی نظریے کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہ السلام نے دنیا کے پہلے خاندان کی تشکیل کی۔

تعریف (Definition)

ارسطو: ''خاندان ایک قدرتی ادارہ ہے جس کی بنیاد انسانی ضروریات پر ہے۔ کوئی بھی فرد اپنی تمام ضروریات تنہا پوری نہیں کر سکتا اس لیے وہ خاندان کی تشکیل کرتا ہے۔''

پروفیسر میک آئیور: ''خاندان ایک ایسا گروہ ہے جو جنسی رشتہ کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے۔ یہ رشتہ بچوں کی پیدائش اور تربیت کے لیے ضروری ہے۔''

خاندان ماں، باپ اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ باپ خاندان کا سربراہ اور ماں منتظم ہوتی ہے جو گھر کا نظام چلاتی ہے اور بچوں کی تعلیم وتربیت کرتی ہے۔ خاندان افراد کی سرگرمیوں کا مرکز اور ان کی نشوونما کے لیے ابتدائی مدرسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

خاندان کی اہمیت وفرائض

خاندان مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

1- افزائش نسل

انسان کی بقا کے لیے خاندان اہم فریضہ سرانجام دیتا ہے اور افزائش نسل کے فطری عمل کا سبب بنتا ہے۔

2- بچوں کی نگہداشت و تربیت

خاندان بچے کا ابتدائی مدرسہ ہوتا ہے جس میں اس کی عادات واطوار اور سیرت وکردار کو سنوارا جاتا ہے۔ خاندان بچے کو تعاون، ہمدردی، محبت اور وفاداری کے جذبات سکھاتا ہے اور خاندان ہی سے بچے کو نیکی وبدی اور اچھائی وبرائی کی تمیز حاصل ہوتی ہے۔

پیدائش کے بعد انسانی بچہ بالکل بے بس ہوتا ہے۔ والدین فطری محبت کے پیش نظر اپنے بچوں کی پوری پوری نگہداشت کرتے ہیں اور خود تکلیف اُٹھا کر اُن کی پرورش کرتے ہیں۔

3- معاشی ضروریات کی تکمیل

خاندان ایک معاشی ادارہ بھی ہے اور وہ اپنے بچوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ خاندان کے افراد اپنی معاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور بہتر وسائل پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

4- قانون کی اطاعت

بچوں کو ماں اور باپ کے احکام کی اطاعت اور رسم ورواج کی پاس داری سکھائی جاتی ہے جس سے بچوں میں نظم وضبط اور احکام کی پابندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ والدین کے احکام کی پابندی سے بچوں میں خود بخود ریاست کے قوانین کی اطاعت پیدا ہوتی ہے۔

5- معاشرتی تعلقات

خاندان کے ذریعے تمام معاشرتی اور سماجی تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ اس کی بدولت نئی نئی رشتہ داریاں پیدا ہوتی ہیں۔ برادریوں اور قبیلوں کی بنیاد پڑتی ہے۔ گویا خاندان کی وجہ سے معاشرہ میں اجتماعی شعور پیدا ہوتا ہے اور قومی روایات قائم ہوتی ہیں۔

6- ثقافتی ورثہ کی منتقلی

خاندان کی بدولت معاشرتی رسم ورواج اور روایات کی نشوونما ہوتی ہے۔ بچہ اپنے ابتدائی ماحول کو اپنا ثقافتی ورثہ سمجھتا ہے۔ وہ بڑا ہو کر اس ورثہ کی حفاظت کرتا ہے اور آنے والی نسلوں کو منتقل کرتا ہے۔

7- اجتماعی ترقی

خاندان کسی ایک فرد کی ترقی تک محدود نہیں بلکہ افراد کی اجتماعی ترقی اس کی منشا ومُدعا ہے۔ افراد کی اجتماعی ترقی سے قومی ترقی ممکن ہے۔

کمیونٹی

(Community)

خاندان کی وسیع شکل کو کمیونٹی یا گروہ کہا جاتا ہے کمیونٹی افراد کے ایسے گروہ کو کہتے ہیں جو ایک مخصوص علاقے میں رہتا ہو جس

کی سرگرمیاں مشترکہ ہوں اور طرزِ معاشرت ایک جیسا ہو۔ کمیونٹی کے افراد میں گہرے تعلقات قائم ہوتے ہیں کیونکہ یہ خاندان کی ایک وسیع شکل ہے۔

تعریف (Definition)

میک آئیور: ''میک آئیور زندگی کے تمام شعبوں میں مشترکہ زندگی گذارنے والوں کو کمیونٹی قرار دیتا ہے۔''

اوسبورن: ''کمیونٹی افراد کے ایسے گروہ کا نام ہے جو مخصوص علاقے میں رہتے ہوں، مشترکہ دلچسپیوں اور سرگرمیوں کے حامل ہوں اور زندگی کے تمام معاملات کے بارے میں متحدہ اقدام کریں۔''

کمیونٹی کی اقسام (Kinds of Community)

1- شہری کمیونٹی (Urban Community)

شہری کمیونٹی ان افراد پر مشتمل ہوتی ہے جو شہروں کے رہائشی ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی مصروف ہوتی ہے۔ وہ فکر معاش میں مصروف رہتے ہیں اس لیے وہ ایک دوسرے کو کم جانتے ہیں۔ اکثر لوگ کاروباری، صنعتی اداروں اور سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں۔ شہری زندگی میں بڑی گہما گہمی ہوتی ہے۔ معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے اور زندگی کی تمام آسائشیں مہیا ہوتی ہیں اس لیے اکثر لوگ پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ لوگ سیاسی وثقافتی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ آج کا دور کچھ زیادہ ہی مصروف ہے اس لیے آپس میں ملنے جلنے کا وقت بہت کم ہے۔

2- دیہی کمیونٹی (Rural Community)

یہ گروہ ان افراد پر مشتمل ہے جو دیہات میں رہتے ہیں۔ دیہاتی لوگ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی بڑی سادہ ہوتی ہے۔ بیشتر لوگ زراعت کے شعبہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ دیہاتوں میں خالص غذا اور تازہ ہوا ہوتی ہے۔ دیہی طبقہ کے پاس وقت وافر ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ یہ لوگ پرانے رسم ورواج کے پابند ہوتے ہیں اور شہریوں کے مقابلے میں زیادہ قدامت پسند ہوتے ہیں۔ دیہاتی لوگ معاشرتی اور سیاسی معاملات میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔

معاشرہ
(Society)

معاشرہ انگریزی زبان کے لفظ سوسائٹی (Society) کا ترجمہ ہے جو لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ''ساتھی'' کے ہیں۔ گویا معاشرہ سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ معاشرے کے اندر رہتے ہوئے فرد کو تمام اداروں سے تعلقات رکھنا پڑتے ہیں۔ منظم، غیر منظم سرگرمیاں اور محبت ونفرت، سب طرح کے تعلقات شامل ہوتے ہیں۔

تعریف (Definition)

جان۔ ایف سوبر: ''معاشرہ تعلقات کا ایسا نظام ہے جس میں فرد اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔''

لارڈ برائس: ''افراد کا وہ مجموعہ جو چند مقاصد کی خاطر زندگی بسر کر رہا ہو معاشرہ کہلاتا ہے۔''

معاشرہ کی خصوصیات

1- افراد کا مجموعہ

معاشرہ ایک فرد پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ وہ افراد کے ایک بڑے گروہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ معاشرہ میں شامل تمام لوگ مختلف طبقوں اور برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

2- مشترکہ مفادات

معاشرہ کے افراد کے سامنے مشترکہ مفادات ہوتے ہیں جن کی خاطر وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور تگ و دو کرتے ہیں۔ یہ مفادات عام طور پر افراد کی فلاح و بہبود اور ترقی و خوشحالی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

3- تنظیم

معاشرہ کے افراد اپنے مقصد کے حصول کے لیے تنظیم قائم کرتے ہیں یعنی وہ منظم ہو کر اپنے رسم و رواج اور قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مفادات کے لیے کام کرتے ہیں۔

4- مشترکہ اقدار

معاشرہ کے افراد کی زبان، ثقافت، بود و باش، اقدار اور نظریات مشترک ہوتے ہیں جن کی خاطر وہ منظم ہوتے ہیں۔

5- عالمگیر حیثیت

معاشرہ جغرافیائی حدود سے آزاد ہوتا ہے یعنی وہ عالمگیر حیثیت رکھتا ہے اور کسی ایک ملک تک محدود نہیں ہوتا مثلاً اسلامی معاشرہ تمام دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔

6- رضا کارانہ رکنیت

معاشرہ کی رکنیت رضا کارانہ ہوتی ہے اور کسی فرد کو اُس کی رکنیت اختیار کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

7- فکر و عمل میں ہم آہنگی

معاشرہ کے ارکان کی فکر و عمل میں ہم آہنگی اور اشتراک و تعاون پایا جاتا ہے جس سے اتحاد و یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔

معاشرہ کی اہمیت

فرد اور معاشرہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ معاشرہ کے بغیر فرد کا وجود ناممکن ہے اور معاشرہ افراد کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا اس لیے ارسطو نے کہا تھا کہ "جو شخص معاشرہ سے الگ تھلگ رہتا ہے وہ دیوتا ہے یا حیوان۔" انسان پیدائش سے لے کر موت تک معاشرہ کا محتاج ہے اور معاشرہ کی ترقی کا انحصار افراد کی تنظیم اور مشترکہ تگ و دو پر ہے۔ معاشرہ کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل نکات سے لگایا جا سکتا ہے۔

1- معاشی ضروریات کی فراہمی

فرد کی بہت سی ضرورتیں ہوتی ہیں جنھیں وہ تنہا رہ کر پورا نہیں کر سکتا مثلاً خوراک، لباس، رہائش اور دیگر معاشی ضروریات وغیرہ۔ یہ ضروریات افراد کے آپس کے تعاون سے حاصل ہوتی ہیں اور ایک فرد کے بس کی بات نہیں۔

2- سہولیات کی فراہمی

معاشرہ کے افراد مل جل کر اپنی رہائش کا بندوبست کرتے ہیں اور روزمرہ کی دیگر سہولیات مہیا کرتے ہیں۔ معاشرتی زندگی میں تعاون کی بدولت عمدہ رہائش گاہیں، گیس، بجلی، ٹیلی فون اور دیگر سہولیات میسر آتی ہیں جن کی بدولت افراد آسائشی زندگی بسر کرتے ہیں۔

3- تحفظ زندگی

اپنی زندگی کا تحفظ ہر جاندار میں فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ انسان کو زندگی میں بے شمار قدرتی آفات و مصائب مثلاً سیلاب، زلزلوں اور وباؤں وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فرد اکیلا ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ باہمی اتحاد و تعاون ہی انسانی زندگی کی بقاء کا ضامن ہے۔ یہ اتحاد اسے معاشرے کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔

4- بچے کی نگہداشت وحفاظت

معاشرہ انسانی بچے کے لیے ناگزیر ہے۔ انسانی بچہ بے حد کمزور، ناسمجھ اور بے یارومددگار ہوتا ہے۔ اُسے خوراک مہیا کرنے، خطرات، بیماریوں، موسمی سختیوں سے بچانے کے لیے اور زبان کے ذریعے اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کے لیے کسی نہ کسی فرد کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بچے کے ماں باپ ہیں جن سے خاندان وجود میں آتا ہے۔ خاندان معاشرہ کی بنیادی ضرورت ہے لہٰذا معاشرہ انسانی بچے کی نگہداشت وحفاظت کرتا ہے۔

5- انسانی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائشی طور پر بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ معاشرہ کی بدولت ایک فرد اپنے آپ کو ترقی سے روشناس کرتا ہے اور وہ صدیوں کے جمع شدہ علوم وفنون اور تہذیب وتمدن کے قیمتی ورثہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

6- تہذیبی وثقافتی اقدار کا تحفظ

معاشرہ تہذیبی وثقافتی اقدار کا تحفظ کرتا ہے۔ وہ آنے والی نسلوں میں وحدت اور فکر وعمل کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

7- فراغت کے لمحات

معاشرہ کے ذریعے افراد کو فراغت کے لمحات میسر آتے ہیں۔ اگر معاشرہ نہ ہوتو ایک فرد کو اپنے ہر کام کرنے کے لیے مصروف رہنا پڑتا ہے یعنی اُسے پورا وقت خوراک و دیگر ضروریات کے لیے خرچ کرنا پڑے گا اور اُسے فراغت کے لمحات میسر نہیں آئیں گے۔ یہ معاشرہ ہی ہے جو فرد کے فارغ اوقات کو آرٹ وثقافت میں صرف کرتا ہے اور اس کو تفریحی سرگرمیوں کے مواقع مہیا کرتا ہے۔

8- بین الاقوامیت کا جذبہ پیدا کرنا

معاشرہ بین الاقوامی حدود سے بالاتر ہوتا ہے اس لیے وہ افراد کے اندر بین الاقوامیت کے جذبات پیدا کرتا ہے کیونکہ انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی عالمی اتحاد وتعاون سے ممکن ہے۔

قوم
(Nation)

قوم کوانگریزی میں (Nation) کہتے ہیں جو لاطینی زبان کے لفظ نیشو (Natio) سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی "پیدائش" کے ہیں گویا قوم کا تعلق فرد کی پیدائش یا نسل سے ہے۔

لارڈ برائس کے مطابق: ''قوم افراد کا ایسا گروہ ہے جس میں جذبہ قومیت پایا جائے، جن کی اپنی سیاسی تنظیم ہو اور وہ آزاد ہوں یا آزادی حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہوں۔''

گلکرائسٹ کے مطابق: ''قوم، ریاست اور قومیت کے مجموعہ کا نام ہے۔''

قومیت
(Nationality)

ہم آسان لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ جب قومیت کا جذبہ رکھنے والے لوگ خود کو سیاسی طور پر منظم کرتے ہیں تو وہ ایک قوم بن جاتی ہے۔ قومیت دراصل اپنائیت کے ایسے احساس اور جذبے کا نام ہے جو افراد کے مابین مشترکہ نسل، رنگ، مذہب، علاقے، زبان اور رسم و رواج کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے کی بنا پر لوگ اپنے آپ کو ایک خونی رشتے میں منسلک سمجھتے ہیں۔

لارڈ برائس کے بقول: ''قومیت ایک جذبہ ہے جو مشترک نسل، زبان، مذہب، مفادات اور تاریخی روایات کی بنا پر لوگوں کو متحد کردے۔ یہ اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب ان میں سے چند یا تمام عناصر موجود ہوں۔''

جے۔ ایس۔ مل کے مطابق: ''قومیت کا اطلاق لوگوں کے ایسے گروہ پر ہوتا ہے جس میں ایک دوسرے کے لیے ہمدردی اور اخوت کے جذبات کارفرما ہوں جن کی بنا پر ان میں باہمی اشتراک موجود ہو۔''

قوم اور قومیت میں فرق

قوم اور قومیت میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

1- قومیت لوگوں کے درمیان پایا جانے والا احساس یا جذبہ ہے جس کی بنا پر وہ متحد ہوتے ہیں جبکہ قوم افراد کا ایسا گروہ ہے جس میں جذبہ قومیت موجود ہو اور سیاسی طور پر منظم ہو کر اپنی آزادی کے لیے کوشاں ہوں۔

2- قوم ایک جسم کی مانند ہے جسے دیکھا جاسکتا ہے جبکہ قومیت روح کی مانند ہے جسے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ قوم کی بنیاد قومیت پر ہے جس کے بغیر اس کا قیام ممکن نہیں جبکہ قومیت کا تصور پیدا کرنے کے لیے افراد کا ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونا ضروری ہے۔

3- قومیت ایک جذبہ ہے اور قوم اس کی عملی شکل کا نام ہے۔ قومیت کے بغیر قوم وجود میں نہیں آسکتی۔ اگر قوم میں جذبہ قومیت کمزور پڑ جائے تو قوم انتشار کا شکار ہو جاتی ہے اس لیے ہر قوم اپنا جذبہ قومیت زندہ رکھتی ہے تاکہ اس کا وجود برقرار رہ سکے۔

قومیت کے عناصر

قومیت کا جذبہ ایک فطری عنصر ہے اور اس کو پیدا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عناصر کا ہونا بہت ضروری ہے۔

1- مشترکہ نسل

نسلی اعتبار سے ایک ہونا افراد میں جذبہ قومیت پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات صرف ایک نسل کی بنیاد پر قوم بنتی ہے اور

آزادی حاصل کر کے ریاست قائم کر لیتی ہے مثلاً جرمن قوم سے جرمنی اور فرانسیسی قوم سے فرانس قائم ہوا۔

2- مشترکہ سکونت

ایک ہی خطہ میں اکٹھے رہنے سے قومیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور قوم کی شکل بنتی ہے مثلاً امریکی قوم میں جذبہ قومیت اکٹھے رہنے سے پیدا ہوا اور انھوں نے ایک قوم کی شکل اختیار کر لی۔

3- مشترکہ مذہب

مشترکہ مذہب بھی جذبہ قومیت کو ابھارتا ہے۔ ماضی میں مذہب کو ایک انتہائی طاقتور عنصر کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ یورپ میں بہت ساری ریاستیں مذہب کی بنیاد پر قائم ہوئیں۔ موجودہ دور میں پاکستان کے قیام میں مذہب اسلام نے اہم کردار ادا کیا۔

4- مشترکہ زبان

زبان اظہار خیال کا ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ خیالات میں ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا کرتی ہے۔ خیالات کی ہم آہنگی زبان کی بدولت پیدا ہوتی ہے جو قومیت کا احساس پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی افادیت کے باوجود اسے قومیت کی ایک ضروری بنیاد نہیں مانا جا سکتا مثلاً سوئٹزرلینڈ میں مختلف زبانیں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود وہ لوگ جذبہ قومیت رکھتے ہیں۔ اس طرح پاکستان میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن قومیت کے جذبات پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔

5- مشترکہ سیاسی مقاصد

بعض اوقات مشترکہ سیاسی مقاصد اور مفادات سے بھی جذبہ قومیت اُبھرتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے جمہوری نظام کے لیے ایک قوم کی صورت میں اتحاد قائم کیا اور جمہوری ریاست قائم کی مثلاً مشترکہ سیاسی مفادات نے امریکہ میں ایک قوم کی تخلیق کی۔

اُمتِ اسلامیہ (Muslim Ummah)

اُمتِ اسلامیہ کی بنیاد اعلیٰ ترین انسانی اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ یہ قومیت کے مغربی تصور کے بالکل برعکس ہے۔ اس کی بنیاد اسلام کے سنہری اصولوں محبت، اخوت، برداشت اور مساوات پر رکھی گئی ہے۔

اسلام، وطن، قوم، رنگ، نسل، قبیلے اور خاندان کا قائل نہیں، بلکہ یہ عالمگیر انسانی اخوت کا قائل ہے۔ وہ شخص جو توحید و رسالت کا اقرار کر لیتا ہے، وہ ملت اسلامیہ کا رکن بن جاتا ہے، جس میں قوم، وطن اور رنگ و نسل کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر تمھیں گروہ اور قبائل میں تقسیم کر دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ درحقیقت تم میں اللہ کے ہاں بہتر وہی ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔"

اس طرح ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

"یاد رکھو تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے، اس لیے کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی برتری نہیں۔ فضیلت کا دار و مدار صرف تقویٰ پر ہے۔"

اُمتِ اسلامیہ کی اہم خصوصیات

امتِ اسلامیہ کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- امتِ اسلامیہ کے ارکان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود تسلیم نہیں کرتے۔ اُن کا ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

2- امتِ اسلامیہ کے ارکان حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول تسلیم کرتے ہیں۔

3- امت کی بنیاد مساوات پر ہے۔ بقول علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

4- امت عدل وانصاف پر پورا یقین رکھتی ہے۔

5- امت کے ارکان اخلاق اور پرہیز گاری پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

6- امتِ اسلامیہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ علم حاصل کرے جو خدا شناسی اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سنت کی پیروی کا ذریعہ ہو۔

7- امتِ اسلامیہ میں کسی قسم کی ناانصافی اور تعصب کی گنجائش نہیں ہے۔

8- امت، رنگ ونسل اور وطن اور زبان کے امتیاز سے پاک ہے۔

9- امت، اتحاد وتعاون کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔

10- امت، عالمگیر برادری کا تصور پیش کرتی ہے بقول علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

تمام انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور اسی کی مخلوق ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ملت اسلامیہ کے ارکان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کریں۔ تمام انسانوں سے قومیت، وطنیت، رنگ ونسل، زبان، ثقافت اور معاشرت جیسی پابندیوں سے بالاتر ہو کر بہتر سلوک کیا جائے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں اور وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ پاکستانی قوم کی بنیاد بھی اسلام کے تصورِ امت پر قائم ہے۔ یہ ملک نسلی، لسانی، علاقائی یا مشترکہ معاشی مفاد کی بجائے اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا ہے یعنی پاکستان کی اساس اسلام ہے۔ پاکستان دوقومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا اور دوقومی نظریہ کی بنیاد نظریہ اسلام پر ہے۔

برصغیر پاک وہند میں دو بڑی قومیں یعنی ہندو اور مسلمان بستی تھیں۔ ان کے مذاہب اور رسم ورواج بالکل مختلف تھے اس لیے وہ اکٹھے نہیں رہ سکتے تھے، لہٰذا ان کے لیے الگ الگ وطن قائم ہوئے۔ تحریکِ پاکستان دوقومی نظریہ اور نظریہ اسلام کی

بنیاد پر چلائی گئی تھی۔ پاکستان کے قیام کے بعد یہ حقیقت تسلیم کر لی گئی کہ ہندوستان کے مسلمان ایک الگ امت کے افراد ہیں جن کے لیے الگ وطن کی ضرورت تھی۔ پاکستان 1947ء میں نظریہ اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اور اسلامی اصولوں پر مبنی معاشرتی، معاشی، اخلاقی اور سیاسی نظام نافذ کیا جائے تاکہ یہ ملک دنیا بھر کے لیے ایک اعلیٰ نمونہ بن سکے اور دوسرے مسلمان ممالک اس کی تقلید کریں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اجتماعی نظام کو پاکستان میں عملاً نافذ کریں حتیٰ کہ عالمگیر اسلامی انقلاب کرۂ ارض کے کونے کونے میں پھیل جائے۔

سوالات

1- امت اسلامیہ کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔

2- معاشرہ سے کیا مراد ہے؟ نیز معاشرہ کی خصوصیات لکھیں۔

3- خاندان کی تعریف کریں اور اس کی اہمیت و فرائض بیان کریں۔

4- قوم اور قومیت کی تعریف کریں نیز قوم اور قومیت میں فرق کی وضاحت کریں۔

5- قومیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے کن عناصر کا ہونا ضروری ہے؟

6- فرد اور معاشرہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ اس بیان کی روشنی میں معاشرے کی اہمیت اُجاگر کریں۔

7- کمیونٹی کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام بیان کریں۔